22390- تصاویر پر مشتمل سونے کے سکوں کی خریداری

سوال

کیا مسلمانوں کے لیے مالی اور نقدی قیمت کے مقابلے میں تصاویر پر مشتمل سونے کے سکوں کی خریداری اور اس کی ترویج جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو سوال سونے کے ان سکوں کی خریداری اور ترویج کے متعلق ہے جو ذی روح کی اشکال اور تصاویر پر مشتمل ہوں تو اس میں تفصیل ہے :

1- اگر تو یہ سکے بطور زینت پہنے یا لٹکائے جاتے ہیں تو اس کی خرید و فروخت جائز نہیں، اور نہ ہی اس کی ترویج جائز ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے کہ :

(جس چیز پر بھی ذی روح کی تصاویر و اشکال ہوں چاہے وہ سونے یا چاندی کے سکے ہوں یا کاغذ کے نوٹ، یا پھر کپڑا ہو یا کوئی آلہ وغیرہ، اگر تو لوگوں کے مابین ان اشیاء کو دیواروں وغیرہ پر لٹکانا رائج ہو جس میں ان اشیاء کی توہین نہ ہوتی ہو تو تصویر کشی کی حرمت اور ذی روح کی تصاویر کے استعمال والے دلائل کے شمول کی بنا پر ان اشیاء کا لین دین کرنا حرام ہے).

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (74/13).

2- اور اگر یہ سکے لوگوں میں بطور نقدی اور رقم متداول ہوں تو انہیں اپنے پاس رکھنا اور ان کے ساتھ لین دین کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور یہ ان دیناروں کے قائم مقام ہونگے جو مسلمانوں کے ہاں عبد الملک بن مراوان رحمہ اللہ تعالی کا خاص دینار بنانے سے قبل پہلے ادوار میں استعمال ہوتے رہے ہیں، اور یہ جواز حاجت اور ضرورت کی جگہ ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(آج مسلمان پیسے روپے جن پر بادشاہوں اور صدر اور وزیراعظموں کی تصاویر ہوتی ہیں کو اپنے پاس رکھنے میں بتلا ہیں یہ معاملہ نیا نہیں بلکہ بہت قدیم ہے، اور اس مسئلہ میں اہل علم نے کلام بھی کی ہے، یہاں لوگ انگریزی کرنسی اپنے پاس رکھا کرتے اور اسے استعمال کرتے تھے جس پر گھوڑا اور گھڑسوار کی تصویر ہوتی تھی، اور لوگ فرانسی ریال بھی اپنے ساتھ رکھتے تھے جس میں سر اور گردن اور پرندے کی تصویر ہوا کرتی تھی، اس مسئلہ میں ہمارے خیال کے مطابق انہیں اپنے پاس رکھنے اور استعمال کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ اس سے ضرورت کی بنا پر ایسا کیا ہے، کیونکہ انسان کے لیے اپنی جیب میں ان نوٹوں کو رکھے بغیر کوئی چارہ نہیں، اور لوگوں کو اس سے روکنے میں بہت مشکل اور تنگی ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اللہ تعالی تو تمہارے ساتھ آسانی اور سہولت چاہتا ہے، اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا}.

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا :

.{اللہ تعالی نے دین میں تمہارے لیے کوئی تنگی اور حرج نہیں رکھا}.

اور صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" بلاشبہ دین آسان ہے، اور جو کوئی بھی دین میں طاقت سے زیادہ مکلف کیا وہ اس پر مشقت بن جائے گا، لہذا توسط اور صحیح اعمال کرنے میں قرب اختیار کرو، اور خوشخبری دیا کرو" صحیح بخاری

اور جب معاذ بن جبل اور ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہما رکو یمن روانہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے فرمایا :

" آسانی پیدا کرنا اور مشکل میں نہ ڈالنا، اور خوشخبریاں دینا اور نفرت نہ پھیلانا "

اور جب لوگوں نے مسجد میں پیشاب کرنے والے اعرابی شخص کو ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا :

" اسے بلاؤ تم تو آسانی پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو نہ کہ مشکلات میں ڈالنے کے لیے " ان دونوں کو بھی بخاری نے روایت کیا ہے.

لہذا جب کوئی شخص تصاویر والے نوٹ یا شناختی کارڈیا لائسنس وغیرہ جس کی اسے ضرورت ہے اپنے پاس رکھے یا اسے اس چیز کی ضرورت کا خدشہ ہو اور اپنے پاس رکھے تو ان شاء اللہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی گناہ ہوگا، جبکہ اللہ تعالی کو یہ علم ہے کہ وہ شخص ان تصاویر کو ناپسند کرتا ہے اور اگر اسے ان اشیاء کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ اپنے پاس جیب میں نہ رکھتا) انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (280/2).

اور مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کچھ ایسے معاملات ہیں جو مجھے پریشان کیے رکھتے ہیں، ان میں سے ایک تو نوٹوں پر تصویر کا مسئلہ ہے، جس میں ہمیں بتلا کر دیا گیا ہے، اور ہم انہیں لے کر مساجد میں بھی داخل ہوتے ہیں، تو کیا انہیں مساجد میں لے کر داخل ہونا وہاں سے فرشتوں کے جانے کا سبب بنتا ہے، لہذا اس کا مساجد میں لے جانا حرام ہوا؟

اور کیا یہ توہین کی جانے والی اشیاء میں شمار ہوتا ہے؟ کیونکہ جن تصاویر کی توہین واہانت کی جائے وہ تصاویر گھروں میں فرشتوں کے دخول کی ممانعت نہیں بنتی.

مستقل فتوی کمیٹی کا جواب تھا :

نوٹوں والی تصاویر میں آپ سبب نہیں بلکہ آپ تو اسے اپنے پاس رکھنے اور ملکیت بنانے اور بطور حفاظت اسے اپنے گھر میں رکھنے اور خرید و فروخت اور ہبہ وصدقہ اور قرض کی ادائیگی کر نے اور اس کے علاوہ بھی مشروع مصلحتیں پوری کرنے کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے اپنے ساتھ جیب میں رکھنے پر مجبور اور مضطر ہیں، لہذا اس میں آپ پر کوئی حرج نہیں، اور نہ ہی یہ اہانت والی اشیاء میں داخل ہے، بلکہ یہ حفاظت کے تابع ہونے کی بنا محفوظ رکھنے والی اشیاء میں سے ہے کیونکہ اس میں نقدی ہے، بلکہ ضرورت کی بنا پر یہ حرج ختم ہوا ہے. انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (485/1).

اور اگر پیسوں کے ساتھ سونے کے سکے خریدنا مقصد ہو تو جب ہاتھوں ہاتھ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سونا سونے کے ساتھ، چاندی چاندی کے ساتھ، گندم گندم کے ساتھ، جو جو کے ساتھ، اور کھجوریں کھجوروں کے ساتھ، نمک نمک کے ساتھ مثل اور برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ (نقد) ہو، اور جب یہ اقسام مختلف ہو جائیں تو پھر نقد میں جس طرح چاہو فروخت کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1587)

اور موجودہ نقدی اور نوٹ وغیرہ ایک جنس ہے جو قائم بالنفس ہے یعنی خود ایک جنس ہے، اس کے احکام بھی سونے اور چاندی والے ہیں، لہذا جب اس سے آپ سونا یا چاندی خریدیں تو اسی وقت قبضہ ضروری ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب یہ اقسام مختلف ہو جائیں تو پھر ہاتھوں ہاتھ (نقد) جس طرح چاہو فروخت کرو"

واللہ اعلم .